سخنان منظم و منظوم

حق سے باطل ہے برسرِ پیکار
مان کر بار بار اپنی ہار

علم سے جہل دشمنی رکھّے
علم لیکن ہے روشنی رکھّے

کفر، ایمان کا مخالف ہے
شرک، عرفان کا مخالف ہے

ہے قیاس اب بھی اجتہاد کی ضد
اختلافی ہیں، اتحاد کی ضد

اب بھی جتنے ہیں عقل کے بونے
جلتے رہتے ہیں اجتہادی سے

عقل کے دیس میں ہیں عید کے چاند
جن کے اب ہیں شعور بے حد ماند

اب بھی شیطان ضدِّ آدم ہے
اب بھی ہابیل ہی کا ماتم ہے

اب بھی نمرود ہیں عدوئے خلیلؑ
اب بھی دشمن جلیل کے ہیں ذلیل

اب بھی موسیٰؑ کے پیچھے ہیں فرعون
جن کا جمتا ہے کچھ پہر تک لون

اب بھی قارون اب بھی ہیں شدّاد
بُش و ٹونی کی طرح کے جلّاد

اب بھی کفار ہیں ستیزہ کار
فتح مکہ ہے دل میں ان کے خار

دشمنی پر تُلے ہیں اب بھی یہود
یادِ خیبر نہیں ہوئی نابود

اب بھی عیسائیوں کی ہے یلغار
ہے دماغوں پہ ان کے بھوت سوار

کیا سنائیں جہاں کا حالِ خراب
کُل جہاں ہے نمونۂ ''احزاب''

پھر بھی باطل شکست پاتا ہے — اک نہ اک روز منھ کی کھاتا ہے
ہارے کفار و مشرکین و یہود — گھونگھٹیں کھا رہے ہیں آل سعود
حزبِ اللہ آج فاتح ہے — جن کا کردار سیفِ ماسح ہے
کرتا تھا حملہ بستی بستی پر — وہی بُش ہارا اپنی دھرتی پر
گرچہ اس میں زمانے لگ ہی گئے — ہوش لیکن ٹھکانے لگ ہی گئے
ہے ضروری اہالیٔ ایماں — پڑھیں جی سے مباہلے کا بیاں
سیرتِ احمدی کو اپنائیں — دل سے بس پنجتنؑ کے ہوجائیں
ہاں نصاریٰ مقابل آ ہی گئے — سر میداں مباہل آ ہی گئے
اس طرف سے چلے رسولؐ زمن — اور علیؑ، فاطمہؑ، حسینؑ و حسنؑ
آگے احمدؐ نواسوں کو لے کر — پیچھے زہراؑ اور ان کے بعد حیدرؑ
یوں تو دنیا میں کتنے سچے ہیں — نگہِ حق میں اِتنے سچے ہیں
دیکھ کر چال اور چلن اِن کا — قبل اِس کے سُنیں سخن اِن کا
بولے ان سے مباہلہ جو کیا — سمجھو عیسائیوں کو مار دیا
جزیہ دے کر مباہلہ چھوڑا — صادقوں سے مقابلہ چھوڑا
ہاں مگر اپنے اس طریقے سے — یہ زمانے کو وہ بتا ہی گئے
ہٹ دھرم ہم، دھرم پہ ہیں احمدؐ — عرش رحم و کرم پہ ہیں احمدؐ
پادری جو ہیں اِس زمانے کے — بوے قدرت کے کارخانے کے
تازہ یادِ مباہلہ کرلیں — حق و باطل کا فیصلہ کرلیں

(ادارہ)